

۴۔ شرح : اے محبوب ! آپ کا طور طریق طرز اور ادا کتنی ہی عجیب و غریب کیوں نہ ہو، لیکن آپ حُسن میں حور پر برتری حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کسی ایسے موقع کا معاملہ معلوم ہوتا ہے، جب محبوب سے باتیں ہو رہی تھیں اور وہ اپنے انداز و ادا پر غرور میں آپ سے باہر ہو رہا تھا۔ بات چیت کے دوران میں عاشق نے تعریفاً وہ بات بھی کہ دی، جو اس کی زبان پر نہیں آنی چاہیے تھی اور مقصود یہی تھا کہ محبوب کو غصہ آئے اور وہ مزید ظلم و جور کرے۔ عاشق پہلے ہی کہ چکا ہے کہ میں مشتاق جفا ہوں۔

۵۔ شرح : میں مانتا ہوں کہ کعبہ منابت مقدس مقام ہے۔ قبلہ نما سے بھی مجھے انکار نہیں، لیکن میں کیا کروں، اے محبوب ! میرا دل تو اضطراب کی حالت میں صرف تیرے ہی کوچے کی طرف میلان رکھتا ہے۔ کعبے اور قبلہ نما کی طرف اسے کوئی رغبت نہیں۔

بظاہر اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ میرے نزدیک کعبہ اور قبلہ نما اصل توجہ کی چیزیں نہیں، دل کا تعلق صرف محبوب حقیقی سے ہونا چاہیے۔

۶۔ شرح : اے واعظ ! کیا دنیا میں کوئی باغ اور کوئی چمن زار نہیں؟ بہشت بھی بہر حال باغ ہی ہے، ہم نے مانا کہ اس کی آب و ہوا یہاں کے باغوں سے کسی قدر مختلف ہوگی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ وعظ فرماتے ہیں تو اسی کی ترغیب دیتے ہیں؟

۷۔ شرح : اے خدا ! بہشت میں دوزخ کو بھی کیوں نہ ملا لیا جائے؟ اس طرح سیر و تفریح کے لیے تھوڑی سی نئی فضا پیدا ہو جائے گی۔

اس شعر میں بھی وہی مضمون پیش کیا گیا ہے، جو میرزا غالب پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک بہشت ایک ایسا مقام ہے، جو محبوب حقیقی کی عبادت کے لیے بہ طور ترغیب پیش کیا جاتا ہے، جو میرزا نہیں چاہتے کہ اس سلسلے میں کسی ترغیب سے سابقہ پڑے۔ وہ صرف خدا کے لیے خدا کی عبادت